

فہرست

حقیقی نور و صانع و تبارک کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸ ہر مہینہ بروز جمعہ کو دکان سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۰ جون ۱۹۹۱ء نمبر ۲۳

مفید کتابیں مفید کتابیں مفید کتابیں!!!

امیدواروں کے واسطے		
۱۔ حق کی تعلیم ۱۰ روپے	۱۴۔ نیکو شہر ۱۰ روپے	۱۔ انجیل اس مہینہ کی طرح
۲۔ علم و دانش ۱۰ روپے	۱۵۔ عیسائی مسافر کا	۲۔ عالمی طاقت کے اسباب چند سیر
۳۔ بائبل کے قواعد و اصول ۱۰ روپے	۱۶۔ راولپنڈی ۱۰ روپے	۳۔ خیالات ۱۰ روپے
۴۔ شاہکار کی سبکی ۱۰ روپے	۱۷۔ اصلاح و اخلاق ۱۰ روپے	۴۔ خدا کی رحمت ۱۰ روپے
۵۔ کائنات ۱۰ روپے	۱۸۔ متبادل کے کائنات ۱۰ روپے	۵۔ حقیقت کی ۱۰ روپے
۶۔ معجزات مسیح ۱۰ روپے	۱۹۔ سوانح خاندان ۱۰ روپے	۶۔ حیات مسیح ۱۰ روپے
۷۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۲۰۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۷۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے
۸۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۲۱۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۸۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے
۹۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۲۲۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۹۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے
۱۰۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۲۳۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۱۰۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے
۱۱۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۲۴۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۱۱۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے
۱۲۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۲۵۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۱۲۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے
۱۳۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۲۶۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے	۱۳۔ انجیل کے مضامین ۱۰ روپے

فہرست مضامین

۱۰۰	شیر	۱۰۰	شیر
۵۰	شیر	۵۰	شیر
۶۰	شیر	۶۰	شیر
۷۰	شیر	۷۰	شیر
۸۰	شیر	۸۰	شیر
۹۰	شیر	۹۰	شیر
۱۰۰	شیر	۱۰۰	شیر

والتسالي

لویانہ جمود، اجون شادی

[illegible]

اخبار کی بہار

دنیا میں سب سے اونچا ٹیٹن کوہ مذہب ہے جس کی اونچائی
...وانیٹ منہ کے سوا ہے۔

سب سے گہرا اور بڑا ایذا ان کو جو ۱۰۰ فیصد تک گہرا ہو
ہوتا ہے اس پر ۱۰۰ فیصد تک جہاد ہمیشہ پیر سے ملتا ہے
کو سزا کرتے ہیں +

وہ بنیادیں بنائیں جن کے زوہد سے ترقی کے ایک ایک درجہ
بائپ رائٹ سے تپ کے ہایا کیجے جو حال میں ایجاد ہوئے
اس کا نام قومی توبہ سبٹ رکھا گیا ہے +

سب سے چانگی چیراچیک۔ ایم۔ ایس۔ کلوئس ہے۔
گورنمنٹ کی فہرست کا ہے جو ۵۴۰ فیٹ لمبا ہے جس میں ۲۵۰۰
نن ہو رہا ہے۔ اس میں ۲۵۰۰ گورنمنٹ کی حالت
ہے۔ ۵۰ ماہ میں پتہ چل رہا ہے۔

امریکہ کی ایک مشن کے پوری پینٹیشیا کے دھنسی جزائر
میں اشاعت مذہب کے لئے گئے تھے۔ انہیں مزید سیوچ
کے مروجہ عواموں نے کھالیا۔ یہاں ان کو کئی جزائر کے باشندے
ایسے ہیں جو اپنے تئیں اور ان میں انسان کا گوشت کھاتے ہیں
چھین میں وہ جان کر انقلاب کا جھنڈا بٹہ ہونے کی بجائے
خاکین ہو کر صحتی باعقول نے انسانی ملک کو بھاگنے کی

مشائے فی جہ - ادب و وسعہ سوسہ اور پناہ
خیر میں گاہ رہے ہیں +

ٹیچر یونیورسٹی میں ایک ایجنسی کی سربراہ رہتی ہے جس کے
محلہ افراد بہت کمزور تھے اور قیامت مچتی تھی +

کریٹ کے متعلق برطانیہ اور فرانس نے ہر تہا و پیش کی
میں روس و اٹلی نے ان سے کو اتفاق ظہر کیا ہے۔

و نیا کے سب سے بڑی فتوحات میں محمود شاہ کی فتح بہار
سلطنت مکران تھا اور میں نے ایران سے ہمہ ہزاروں
بیکر مسطوطہ بنایا اور سلطان باہرین پیہدہ م نے اپنے کام
فرہ سے متاثر کرنے کی شکست کھائی۔

و نیا میں خیر کی انگیر کی لڑائی غازی عثمان پاشا کی جنگ
پرتو سے بڑھ کر اندر نہیں آتی جس میں ہم طرف توپ سے
و مدت گزروں کی پاشا ہوتی ہے

تاریخ شمس مہتاب مکر مکر زمین و کشور و تیسرے ہندوستان
اور جو کہ اس کا سفر اقبال اور اس قہر میں کہ سلطنت
رہے و ہوا و شاہ نہیں پایا جاتا۔

توبہ کا یہ سارا سہارا ملا وہ ان پر جس نے غیبیوں کے ہاتھ سے بچنے کے لئے خطا نہ کیا کسی کی توبہ ہوا وہی توبہ ہوا جس میں استغاثہ کی طرح سب سے اوڑھنے والا مصالحتی راہیہ کی شرکت سے نبایا۔ جب اس کا فیہوتاً تو اس کے منہ سے آگ اور دھواں نکلتا دیکھ کر حسنی یہاں بیٹھے اور وہ سمجھتے کہ یہ کوئی آسمانی آفت ہے۔

بجلیسی گھر فٹ نے اس شخص کو کانہوہنشن جیسی کیا
 ہے کہ وہ صاحب سلم عربی اور سنسکرت کے تھے، وعلیہیکر
 اور پہچائیں گے۔ انہیں تحریری اقوال نامہ دینا پڑ گیا کہ وہ
 دنا تمام وقت سنسکرت اور عربی کے مطالعہ میں غرق کر گئے

اگر وہ قانون یا کوئی اصول پیش کرے تو غیظ نہ ہو جائیگا۔
ایسے آئیہیلو کے کاریگر تھیں جن کی بشری طور پر اپنا
رہنما تھا۔ ان کی طبیعت پر اس کے پس سے ہم غور و فکر
کرتے ہیں۔ ان کے اندر کے نور سے۔

نصاحب واکر کر بہار حضرت درخت پنجاب نے اس
مضمون کا ملان کیا ہے کہ وہ ہشتاد پورہ ہندوؤں کی
ضرورت ہے۔ انہیں اس میں روپیہ ملے اور غلہ دیکر لے

کہ مسلمانوں میں کام سکھایا جاوے گا اور کام سکھانے کے بعد ۲۵ پیسہ اپنا تنخواہ دے کر دوسرے مشینوں میں لگانے کا کام سکھانے کے لئے بھیجا دیا گیا ہے کہ اس طرح سے اس کام کو پھیلانے کی ہوگی۔

ایک پارسائی میں فوٹو کیل کا سچا آن بشیر شہنشاہ
کلی علیا کا لائسنس ہائے مطلب حاصل کیا ہے۔ اور
بہر وقت ہے انکا نام میں موسیٰ مانی رہتی ہے کلاسی شیل ہے
آپنے مندرجہ پیشی کا امتحان میں کل پاس کیا ہے۔
ایک سال کی جو کچھ وہ ملک سرگرمی میں چلیں ہیں کے
جیسے جیسے پہلے کی یاد میں میں نے یاد کیا ہے۔ ایک سال
میں ایک جینی کے لئے پانچ سو کی ضمانت دی ہے۔

ایڈیوریل ٹیسٹ

بلندی وستی

نمبر ۱

خداوند یسوع مسیح کی قصہ حضرت کی نسبت پر ہے اور نئے عہد سے بہت سے مقامات پیش کئے جاسکتے ہیں جن سے صاف واضح اور ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں مسیح پر سے پہلے وہی ذات جو کہ نزل سے تھا اور دنیا میں مجسم ہو کر اس نے اپنی شان آبی کو اپنے نہایت عجیب آبی معجزات کے عمل میں لانے سے ظاہر ہوا تھا کہ کبھی دیا اور خود دیا کہ کہیں اور پڑے ہوں اور آسمانی صوف کے وقت وہ پھر چوک چلا گیا جہاں سے وہ بر تہو لا ہے۔ ان عجیب و غریب کاموں کو پیش کرتے ہوئے جو کہ لوگ عجیب کی نظر سے دیکھتے تھے اس نے بیک سے کہا کہ اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو ان کاموں کے سبب سے ایمان لاؤ عجیب طور سے بدن کسی دعا کی اور طریق بیرونی کے صرف بات کہہ کر سخت سے سخت بیمار دل کو مرنے میں صحت بخش دینا۔ اور کوڑھ کو بابت بات میں بیک و صاف کر دینا۔ بھوکوں کو سیر کر دینا وغیرہ اس کی زندگی کے عہد میں اس کے روزمرہ کے کام تھے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ سب سے بڑا کہ عروہوں کو صوف کی تہ سے صرف نام سے بلا کر زندہ کر دینا اس کی آبی عظمت اور شان کو بخوبی ظاہر و آشکار کرتا ہے جس شخص انسان جو صوف سے پیدا ہوا ہے ایسے کاغذیں کر ہی نہیں سکتا۔ یہ کام آبی ذات سے ہو سکتے ہیں اور یہی ذات یسوع مسیح کہتا تھا۔ وہ بلند و بالا تھا اس کا وجہ اعلیٰ تھا۔ وہ خدا کا کلمہ تھا۔ وہ خدا تھا۔ کام اس کی خدائی کو بخوبی دکھاتے ہیں۔

میرے سپرد ہو گئی کہ ہاتھ پر لکھا تھا خدا کا نام دہلی اتفاق ایک غارت سے جس خانہ میں اتفاق ہوا ہے جو کہ تہہ سے تہہ کی سرکنا ہے اور بلا کہ کو ایک دوسرے کی مدد سے ہر ایک گھر کے شیک کو مطلوبہ ہو سکتی ہے۔ جس سے تمام خانہ خانہ کو فروغ دینے کا وسیلہ بن گیا کہ بڑھنا ہے اور اسی بہتری اور دروسوں کی توفیق کا تعلق ہے کہ اس طرح سے قوموں کی اصلاحی اور پسووی بھی اتفاق ہی پر ہے تو ہی اتفاق سے جسے جسے بڑے کاغذیاں نکلتے ہیں۔ یہاں خانہ خانہ میں اتفاق اور جالی ہوا اور قوم میں ناموافقیت اور اختلاف ہو تو پھر اس میں تسلی کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی ہمارے ملک کے خانہ خانہ اور قوموں کی حالت اسی سبب سے گری ہے کہ ہم کو بیل و اتفاق سے صرف ہے اور دشمنی و جالی اور مخالفت سے پیدا ہے۔ اگرچہ صدیوں سے ہمارے ملک کے ہندو مسلمان آپس میں مل جل کر رہی ہیں جس سے اوقات بہتری کرتے چلے آئے ہیں اور دونوں قوموں کا چوٹی و امن کا رشتہ متعلق رہا ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے مذہبی چیزیں چارنے میں میں ایسا رشتہ ڈال دیا ہے کہ دونوں کے دل آپس میں ایسے پھنسنے لگے ہیں کہ میں کا اندازہ صرف وہ صاحبان نگاہ کرتے ہیں جو جو عرصے سے ہر دو فرق کے اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں ہر دو قوموں کے خاص خاص رتے مذہبی اختلاف کی وجہ سے یہاں تک خدا اور تعصب کی روح سے بھر پور ہیں کہ تنہا ہر شائستگی کے دائرے سے ہٹ کر میدان کارنہ میں گال گلوچ کی نوبت سے آگے قدم بکھڑا تھا کی گہری زہر کوہ پہنچے اپنے اپنے گروہوں میں خیل تالش کے بھوکا نے میں اگر کو شان نہیں پائیں سن کا سامان تو ضرور جمع کر رہے ہیں۔ اور طریق کی رفت رفت یہاں تک کہ یہی حالت معلوم ہوتی نظر آتی ہے کہ اب خدا کی جنگ لڑی گئی ہے کہ کس بات ہے کہ ایک دم دونوں قوموں کی صدیوں کی بیل و موافقت ہی جاتی نہ ہوگی۔ لیکن یہاں

کی ایک ہر گز کے ہر گز کے ہر دو اقوام کا تعلق اور ساتھ دریت آپس میں بند ہو جائیگا اور علیحدگی ہو جائیگی کیونکہ ایک دوسرے کو بیکار کرنے کے خیالات بھی پیش ہو چکے ہیں اور مخالفت پستی جاتی ہے۔ چنانچہ بعض سوچ پرکشش امرت سرطوبہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۳۸۷ ان باتوں کا شواہد کا ہے اور بڑے انداز سے آگاہ کرنا ہے کہ اگرچہ ہر دو قومیں ابتدا ہی میں مذہبی حادیں تو شاید اس کی لابی کی صدیوں تک ہی ممکن نہ ہو ہمعصر ہر صدی بعض اخبارات کو اس خرابی کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے جو وہ اتفاق کے پھیلائے کے لئے مخالفت کے مضامین درج اخبار کر رہے ہیں بیک میں پیدا کئے ہیں۔ جو کسی بھی ملک پر نہیں ہے۔ ہماری رائے میں یہی ہندو مسلمانوں کا یہ خطر طریق دونوں قوموں کے حق میں نقصان کا باعث ہے۔ جو جو دنیا سے ایک کو دوسرے سے بیز ہو چکے ہیں۔ اور پھینچ سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کی حالت سے بالکل جاننے میں آگے۔ اور دونوں قوموں کی مشکلات بڑھ جائیگی اس کے نہایت مناسب اور عقلی کام کا کام ہے۔ کہ ہر دو اقوام آپس کے صدیوں کے بیل و ملاپ کو نامتی بنائیں اور باقی ہی نہیں اختلاف کی باتیں انکی نسبت جیسا کہ ہر ایک کو آزاد کی حامل ہے اپنے اپنے اعتقادات کے مطابق رہنے میں اور ایک دوسرے کو امن اور محبت سے باز رکھے اور بے جا دخل اندازی سے اور غفلت سے بیز کر دیں۔ ورنہ اگر موجود صورت جاری رہی تو دونوں قوموں میں اندیشہ ہے کہ کوئی غولناک صورت پیدا ہو جاوے۔ جس کا اندازہ گوشت کو بھی کرنا پڑے۔

ہوئی کی بارگاہ میں... ہر دو اقوام بیت و نشا گہا نام بارگاہیں خاک سیاہ ہو گئیں۔ سستی کو بیل و آبی مر گئے اور ہزاروں گروہ ہو گئے۔ بعض کی لاشیں بیک کوس کی دوری پر لگا کر پڑیں۔ انیسویں۔

اقتباس

دین عیسوی کا ایمان

دن جیسوی میں سب سے بڑا مسئلہ ایمان کا مسئلہ
ہے جس کو مذہب جیسوی کا بنیادی شہرہ تینہا کہتے ہیں
نہیں اس کی نسبت مذہبیت میں حال میں ایک سچی
اور مثال بیان کی جو نہایت غلط طلب ہے ایک
بانی میں شہنزی نے ایک نو سچی سے سوال پوچھا کہ
ایمان کیا ہے اور بے ایمانی کیا ہے اس سے جواب ملا
کہ شریع کو قبول کرنا اور اس کے کلام پر عمل کرنا ایمان ہے
اور بے ایمانی یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دینا اور اس کے کلام کو نہ
ماننا اور اس کی نسبت اس نے ایک مثال سنائی
کہ گھاتکار کے ملک میں بڑے بڑے دریاؤں پر پل بڑے
اور نہ گھر آدمی تینیاں کھتے جاتے ہیں کہ جو ان لوگوں
کو چرچا جانا چاہتے ہیں سلاستی سے پار پرچو پنا میں جو
لوگ ان پرچو ہو سکتے اور انکو بکروے رہتے ہیں وہ
سلاستی سے پار ہو جاتے ہیں پرچو ان پرچو وہ نہیں
کہتے اور چھوڑ دیتے ہیں وہ غرق ہو جاتے ہیں اور
یہی ایمان اور بے ایمانی ہے کہ کسی بہتر مثال اس کی
نسبت اس مسئلہ کے سمجھانے کے لئے دی نہیں جا
سکتی ہے اور تمام مبشوروں کے لئے یہ بات غلط
ہے کیونکہ اس میں کامیابی کا واسعہ اور کامیابی کی
روح کا کافی اور کامل سبب معلوم ہوتا ہے ۔

کتابخانه

مراسلات

ارکان سسته

میں اس کو نرم بات کہہ تاکہ مجھے بارہ خانہ ہو۔
وہ بولے اسے چارے باب جو تیرے تھیں کہ جو پند یا دینی کہے
یا کشش ہو جائے۔ فرمایا است تو میں تم دونوں کے سامنے
ہوں۔ عرب مستعار اور کیستا ہوں۔ پس اس کے پاس چلو
اٹھا جو کہم دونوں تیرے باب کے بدل میں ہیں ہمارے
ساتھ ہی اس کی کو بیچ دے اور ان کو روکنے دے۔ ہم
تیرے پاس تیرے باب کی طرف سے نشان دیکھتے ہیں
اصلاً اس میں پہچانیت کی پیروی کہے تحقیق ہماری
طرف یہ دلی گائی ہے کہ جو جہانے اور کشش کرے اس کے
واسطے صاحب بر۔ وہ ہوا اسے موسیٰ کہا اس کا کون ہو؟
کہ آیت ۳۷ سے دیکھ۔

وَالْعَدُوَّةَ سَائِمَةً يَاجِدُوا إِلَى قُرْبَانٍ وَعَلَايَةٍ فَقَالَ
إِنِّي رَسُولُ رَبِّ غَالِبِينَ

اور ہم نے سوئے کہ بچے نشان کیا تفسیر میں اور اس کے
سعداوں کی طرف سے کیا پس اس کے کہا کہ میں یہ جانتا ہوں
کہ رسول ہوں نہ عرفایت و ہم

وَقَالَ مُوسَى إِنِّي الْمُرْسَلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ
وَمَنْ يَكْفُرْ لِي مَا كَذَبْتُ مِنْ قَبْلُ لَا أُنْفِخُ فِيهِمْ

اور جو سے کہہ میرا بھرتی جانتا ہے کہ کون اس کے پاس پڑتے سے لیا ہے اور عاقبت کا گھر کس کا ہو گا۔
مخالفین کو فتنہ نہیں دینا۔ قصص آیت ۳۰۔

مقلات بالاس نے یہ امر دکھانے کی غرض سے نقل

کئے ہیں کہ ٹکرات کے مصنف کے ذہن اور تعلیمیں نبی کا

ایک مہینہ سچا اور مست نقشہ و ذیل متاجز بنوہ و درستی
کی محکم کا کلام دے سکتا اور جو مقامات میں سے بھی
سنائے ہیں۔ وہ صرف نمونہ ہیں۔ اگرچہ اور مقامات اسی فیضان
عیلیٰ کی تائید و اشراج میں پیش ہو سکتے ہیں۔ یہ فریضہ و کرم
انہیں ترک کیا گیا ہے۔ اور جو حاضرین نے کلام سن لیا ہے
اس میں ہمارا مطلب اور ہو چکا ہے۔ اور اصل مطلب کو
دیافت تک ناچاہئے۔

ہوئے سفاک و جب خدا کی مرضی ہوئی کہ وہ حضرت
موسیٰ کو نبی بنائے تو اُس نے کتے بلا ہٹ دی اور موٹے
سے بلا ہٹ کو حاصل کیا اور سمجھا کہ یہ بلا ہٹ حق کی طرف سے
ہے اور ان آیت ہم کو اس خیال کے مقابل کھڑا کرے
پھر بلا ہٹ سے پیشتر موٹے کے امتحان کے چار کا کہ
جہی آپ کا کتہ تھا مٹے حضرت موسیٰ کو بلا ہٹ دیتے تھے
پیشتر آدھا یا۔ اور بیک وقت بلا ہٹ ہوئی اور وہ بھی جب
حضرت موسیٰ الہی امانت پائی گیا اور آپی مسلم میں آپ کا کتہ
موٹے میری خدمت کے لئے موزوں ہو تب بلا ہٹ ہوئی۔
پھر دیکھ کر موسیٰ کی بلا ہٹ کیسی اعلیٰ خدمت کے لئے
ہوئی اور خدا کی رسالت اور اُس کے کلام کی خدمت اور کائنات

ایٹی جیڈی قصبہ کی عجیبانی

کاٹا باز سے تقریباً ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک
 عجیب و غریب جیڈی ہے۔ اگر تم اس قصبہ میں داخل
 ہو تو تم کو وہاں کوئی دیکھ کر تعجب نہ آئے گی۔ گروہ ایک مہمونی
 قومی قصبہ جو تاہم اس کی داستان بہت عجیب ہے۔ اس
 کی کہانی داستان ہے جس میں خلکی جگہ کے کاسوں کا بیان
 ہے۔ اس قصبہ میں پوری ڈیڑھ سو سال کا ایک صاحب کا کل
 دس سال کے بچے دار ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں آپ کا
 میں بچے مہمونی کے اندر تھے۔ جب وہ اس قصبہ میں داخل
 ہوئے تو یہاں کے سواہل سے لے کر ان کے گھنگرو
 کے انہیں ہر سال پہن کر لیا گیا ایک ایک لڑکے کو ان کے
 حوالہ کیا گیا کہ اس کو اپنے صاحب میں لیا جائے۔ اس لڑکے
 کا نام بچہ تھا۔ جبکہ صاحب نے اپنے صاحب میں لیکے
 جو کہ اس قصبہ سے ۳۰ یا ۴۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہ لڑکا
 اس صاحب میں تھا۔ اور چار سال کے کام میں رہا۔ اور جب وہ
 صاحب میں پڑھتا تھا تو اس میں کوئی ایسی خوبی تھی جس کے
 سبب سے کل یہاں صاحبان کی چشم توڑ میں سے وہ ملتا
 جاتا تھا۔ اس کی طرف لگی ہوئی تھی۔ گروہ کوئی ذہین اور
 روشن مغز لڑکا تھا۔ کیونکہ وہ شاذ و نادر ہی اپنی کلاس میں
 پہلا نمبر لکھا۔ ہر ایک اس میں اس کی تمام چلن کی نسبت
 کوئی ایسی شے تھی جس نے ان صاحبان کی دلچسپی کر لیا۔
 کرنا۔ وہ مستعد۔ محنتی اور مستحکم لڑکا تھا۔ جس کی
 یادگار اس نے اپنے صاحب میں چھوڑ دی۔ بعد میں یہ یادگار
 جس کے حوالہ سے اس نے اس کو خرید لیا۔ اور اپنے
 ہی قصبہ کو لے آیا۔ اور ہم جو اس وقت اس کے چہرہ میں
 ہمیں سے بڑی کسی سے پہچنے اور بڑی کسی کے ہاتھ اس
 نے اس بچہ کے کام کو شروع کر دیا۔ انوار کی طرح گروہ
 ایک چھوٹی گھنٹی لگا کر قصبہ کے گرد پھر کر جاتا اور یوں

مرزا یوں کی خدمت میں عرض

دنیا میں جن کا دعوت تھا اس کا سر صلیب
 ثابت ہوئے وہی ہیں کہ تھے نامہ الصلیب
 مرزا صاحب سید کے ہیں کہ وہ تمام امور چھوٹی موت کو
 اور موتوں سے نشانہ کرتے ہیں۔ وہ قورع میں آئے۔ مرنے
 سے صلیب سلام کی جان بگھنی باقی رہ گئی تھی۔ تاہم یہ
 نظر نقصان غور کریں کہ کیا اس سے حضرت مرزا صاحب
 کا کام صلیب ہونا ثابت ہوتا ہے یا عرف کا سلام موت
 ہونا اور غیر جو موت میں لکھا ہے کہ مصلوب کی روح ملعون
 ہوتی ہے جس کی ہمارے قبول مرزا صاحب میں یوں سے
 مسیح علیہ السلام کو مصلوب کیا اور جس سے یہودیوں اور
 مسیحوں نے دو مختلف نتیجے پیدا کئے۔ کیا مسیحات کے
 ماننے سے کہ مسیح علیہ السلام کی تبدیل تو یہودیوں پر لگی گئی
 عرف جان بگھنی باقی رہ گئی۔ ان صلیبی افتقاد کے ہر دور گروہ
 کی تردید ہو سکتی ہے یا مسیحات کے تسلیم کرنے سے کہ وہ تمام
 امور مسیح علیہ السلام پر قورع میں آئے۔ یہ صلیبی موت
 کو اور موتوں سے جدا کرتے ہیں۔ نہ تو گروہ کا کچھ گونا گویا
 اور نہ یہودیوں کے افتقاد کی کمی کی تردید یہ تسلیم ہوتی ہے
 اگر یہ کہا جائے کہ اور انبیاء کی بھی توفیق مل گئی ہے۔ قورع
 کا جواب یہ ہے کہ اور انبیاء کی ایسی ایسی افتقاد کی
 بنا پر وہی گئی جس کے فہم میں ملعون ہونے کیسے
 یہی صلیبی امور بھی شامل تھے۔ اور یہ توفیق ملی اور ان پر قورع
 میں آئے تو اس کا نام اب بھی حضرت مرزا یوں کے حوالہ سے
 حضرت مرزا یوں کو جب یہ مقدمہ مسلم ہے کہ مصلوب
 کی روح ملعون ہوتی ہے۔ تو پھر ایسے اور سے چھٹی
 موت کو اور موتوں سے ممتاز کرنے میں۔ کیوں نہ ہو
 پر خراب اثر پڑ گیا۔ ۱۶۰ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ
 مسیح علیہ السلام مسیحوں کی ننگر میں بال مصلوب

لوگوں کے خیالات کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے کوشش کر رہا
 کے احاطہ میں خرم کرنا تھا اور اس بچہ کو اپنے ہی طرف پھرنے
 کو سچ اور اس کی محبت کی نسبت کہانی سننا تھا۔ خود
 کی سچ گروہ میں کام کیا اور ان صاحبان سارہ بشا قورع کو قبول
 کر کے اپنی مرضی کے وسیلے سے ان کے دلوں میں تاثیر کرنا تھا
 ایک صبح کو گروہ کے بعد اس کا چہان نام ایسا چہرہ ملا وہاں
 سے تھا ہمت سے اٹھ کر اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔ گھر پہنچا
 ہوتا تھا کہ وہ کسی مطلب سے چلا گیا ہے۔ لوگوں نے خبر لی
 کہ وہ کچھ بچے تھے۔ یہاں کیا کیا اس کا کام کی جس کو اس نے
 سننا تھا اس کے دل پر تاثیر ہوئی اور وہ حیرت میں تھے
 کہ وہ کیا کیا چاہتا ہے۔ لوگوں نے اس کو اس کی چھوٹی چھوٹی
 کہہ جاتے ہوئے دیکھا۔ یہ اس کے مکان کے ایک بیٹا
 میں تھی۔ یہاں اس نے بچہ مہمونی کو کہہ چھوڑا تھا۔ یہاں
 کے خاندانی بت تھے جن کے لئے اس کے گروہ نے اور خود اس
 نے بھی بہت سی قربانیاں چڑھائی تھیں۔ مگر اس وقت جبکہ وہ
 وہاں وارد ہوا تو اس کے ہاتھ میں کوئی توفیق لگنے لگے۔ کیسے
 موجود تھی۔ لوگ اس کو حیرت اور غمازی سے دیکھ رہے
 تھے۔ جبکہ وہ حیرت زدہ ہو رہے تھے۔ وہ مسیحا یا چھوٹی
 کے اندر داخل ہوا۔ اور جس وقت وہ وہاں آئے اس میں اپنے
 بچوں کو لے ہوئے تو ان اور عاموشی سے ان کے سامنے
 سے چلا گیا تو وہ اندر ہی تھوڑے اور سوچنے لگے کہ کہیں
 اب وہ کیا کرتا ہے۔ اس کے کلاس مذہبی کے سامنے لکھ چکے
 اپنے تمام بچوں کو ایک ایک کر کے دیا میں ڈال دیا۔ اور اسی
 جوش کی حالت میں سچ میں اپنے ایمان کا اقرار کیا
 اتوار اور اتوار یہ عبادت جاری رہی۔ یہاں تک کہ ایک اتوار
 کو ایک سکائی اس کے گناہ میں آیا۔ اور اچھوت کے
 کو دیکھا۔ اس منہ کو ایک مترجم کی خدمت میں۔ اور جبکہ
 اس کو اکیٹ کی فرشتہ دعا کی نسبت یقین ہو گیا
 تب اس نے اپنے سوچ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا بلکہ اچھوت
 کو بھی لکھ لکھ کر کہ ہمارے سکائی مترجم ہو کر ہے۔ باقی

پروسی کی زندگی

تاملین نہ گمانی بہ کہاں
یاد آتی ہیں مجھے وہ جہتیں
آہ وہ شادی ہوا وہ دیر گئی
وہ خوشی سے نہ گھر گھر میں آئی
سورت ہل چلا چھوٹے
وہ وہ کہو کا یا آنا جسے
وہ خوشی سے گھر نہ کہتا تھا
کچھ گھٹن کی پائی کیا
بارش میں جی ہل چلا تھا
یاد آتی ہیں گھٹن گھٹن
خوش گل پھل چلا تھا
پہنچتے ہو مجھ سے کیا وقت
وہ قہری سے یہ کہنا آپ کا
غلطی سے کہہ رہے تھے یا نہیں
کچھ ہے دل میں غم کا درد
وہ غصا اور وہ ہوا گھبرا
پلٹ میں تھا جہاں حال بار
میش کھلا تھا سوچ رہا تھا
تھا خیال نہ پڑا وہ جگہ
دیکھ کر اختیار چلتے تھے مجھے
نک میں پاتے تھے جگہ جگہ
گھر گھر تھے نہ ہاتھ نہ پیر
دل لگی تھی گویا اپنی زندگی
وہ کمالی جیسا تو نہ کہ مجھے
وقت بہت کچھ چلی ایسی ہوا
گھر چھوڑا یا انقلاب دہرنے
دیس سے دین میں یہ کیا ہے

وہ تنگ شادمانی اب کہاں
وہ خوشی کا وقت اور وہ جہتیں
یاد آتے وہ فصل پیدی جہتیں
گھٹن اور ہم گھر کیسے تھے
وہ جہن کا گشت اترتے تھے
وہ پلٹ جہاں خوشی میں سر
دل کو ہلانا گل و گلزار میں
ہم یہ آنا تھا کہ سوچا دل پہا
شہد پڑے گل کے وہ گھر گھر
خوب دیکھ گئے تھے چوٹا
ہوش سے دانہ ہوا جہاں
تھا میں اک مشت کشت گل
لوں سے پیار نہیں کھلا
ہم رات میں افرا آسمان
کچھ ریت بس آئی کا نام ہے
بارش تھا کوئی اکوڑا خلد کا
آہ وہ عشق کا تھا تھا تھا
دل میں تھا تھا نیل رنگ
خانہ دل کی گھیاں تھی خوشی
دوست اکھوڑے تھانے تھے مجھے
سولہا تھے خوشی کے طبع
کیسے تھے اور کھلا تھے مجھے
چھائی تھی تھی گھٹن خوشی
نیل اور تر دلا ہے مجھے
میش و عشق کا مزہ جہاں
علم تو پایا انقلاب دہرنے
سے تنگ کہیں نہ آتا ہے

استاد کی عزت

حالت و احباب سے میں چھٹ گیا
اب کہاں احباب اور وہ جہتیں
جہن دیتے تھے ہر روز
وہ کسی کی پائی پائی گشت
پاتے وہ دن کی جی ہوگا نصیب
اب کہاں خوشی گل گشت
میں نے تیر کیا گشت کو تنگ
یار ہے کوئی نہ کوئی تنگ
ہول میں کی دوسرے محو
دیس کے چھٹے کا غریب
آپ ہی انصاف سے تنگ
اسے چھوڑی ہو پڑا تنگ
کوئی جہم ہے نہ کوئی یار ہے
لاکھ غم ہیں اک رستہ تار ہے
انہی دیاس میں جہم تھکا ہوا

ہاں کیسیا ستم جہم پر ہوا
وہ خوشی کا وقت اور وہ جہتیں
ہاتے وہ بکائے کوں کیسیا
نقش پر ہوں میں کیسیا
لوں اپنا اور پہلو میں جہم
لوں ہوش میں شہل دن
تو نے جو مجھ کو جہاں اے تنگ
میں ہوں یہ پائی اور ہم
گجڑی شہا ہوں غم شہر
کھانا پینا چھٹ گیا ہر سر
دن کے دوسرے میں کیسیا
یہ تار جہم میں ہے یار

کسی کوئی نہ کوئی یار ہے
لاکھ غم ہیں اک رستہ تار ہے
انہی دیاس میں جہم تھکا ہوا

غزل

چھٹے نے اپنا جہم میں جہم دیکھا دیا
نکٹے گناہ کو دل سے مٹ دیا
نکٹہ شہد اکھوڑا دم بہنگ گئی
گج سیات بارغ عدان میں لٹا دیا
ابن خدا میں نصیب شان الہ تھی
مردہ تھا چاروں دن کا تھکے جہم دیا
وہ گھر تھا وہ جہم جو قہری
وہ جہاں تھا وہ جہم کہ تھکے سچ
ہم رشتہ معصیت میں تھکے جہم دیا
نکٹے کا رستہ میں تھکے دیکھا دیا
دیکھا جو فرق تھا نہ تھکے دیکھا
پہرہ دلی کا جہم تھکے دیکھا
لاکھوں عزیز ہو گئے پڑھا دیکھا
کتنوں کو اسے ہاتھ سے جہم نے دیا
تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے
دھڑکی لگے اسے تھکے تھکے دیا
نہار نہ دیکھا میں تھکے تھکے

مٹھری

دیکھو جہاں تھکے تھکے خالی چری
مٹھری تھکے تھکے خالی چری
دیکھو جہاں تھکے تھکے خالی چری
مٹھری تھکے تھکے خالی چری
دیکھو جہاں تھکے تھکے خالی چری
مٹھری تھکے تھکے خالی چری
دیکھو جہاں تھکے تھکے خالی چری
مٹھری تھکے تھکے خالی چری

اخبار عام

میر کا سر

مصدقہ جناب مسٹنٹ کمیشنر اگرا امینر صاحب بھادر
گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان
ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سنیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے
بعد تجربہ اس سرہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرہ امرض ذیل کیلئے اکسیر اور ضعف
بصارت تاریکی چشم جالاکچروال عجبہ پچھلا سیل سرخی اجڑائی موتیا بند پانی
جانا غارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم سبائے اورادو یہ کے آنکھوں کے مخصوص
اب اس سرہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت
ترجمانی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے
تک کو یہ سرہ یکساں مفید ہو قیمت اس سے کم بھی ہو کہ خاص
عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے
کافی ہے مبلغ دو عاروپہ میرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین
روپے خالص میرہ فی ماشہ بیس روپہ + خرچ ڈاک بندہ
خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں +

المش
پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ
مقام بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب